B.A. III Paper VIII

شاہنامے کی اہمیت

یہ دل پسند اور ارجمند دیوان ایرانیوں کی قومیت کی سند ہے کیونکہ جس زمانہ میں ایرانی زبان اور ایرانی ادبیات عربی ادبیات کے اثر سے پیچھے ڈال دی گئی تھی اور ایران کی قومی تاریخ اور داستان کئی صدیوں سے متروک اور فراموش ہوتی جا رہی تھی۔ شاہنامے نے ان دونوں میں نئے سرے سے جان ڈالی اور انہیں زندگی بخشی۔ فردوسی کو فارسی زبان کے الفاظ کے استعمال پر بڑی قدرت حاصل تھی۔ اس نے فارسی زبان کے بہت سے خوبصورت الفاظ کو اپنے دوان اشعار میں استعمال کرکے انہیں دوبارہ رائج کیا اور اس کا کلام آنے والے شاعروں کے لئے نمونہ بن گیا۔

زبان کے سوا شاہنامہ معنی کے لحاظ سے بھی بہت بڑی محدود اہمیت کا مالک تھا۔ ایران کے پہلوانوں کی شجاعت، عفت، فداکاری، وفاشعاری اور سربلندی کی داستانیں ہر ایرانی کے لئے درس ہیں اور اپنے اسلاف کی یادگار ایران کی محبت اور اس کی خدمت پر ابھارتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے۔ فلسفیانہ، مذہبی، اخلاقی اور اجتماعی مطالب بھی اس نامہ بزرگ میں بھرے ہیں اور مرد بینا ایسے مطالب سے استفادہ کرتے ہیں۔ سبک کی دلکشی، کلام کی ہم آہنگی، پختگی، ربط سخن، ادبی لطائف، شعری دقائق، استعارے، کنایات، اور بدیعی محاسن سے پورا شاہنامہ بھرا پڑا ہے۔ شاہنامے میں حقائق بار بار پیش کئے گئے ہیں۔ ان کا عزائم کی بلندی اور ایران کے نام کی بڑائی کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ایران کے بزرگوں اور شریفوں کی بے اختیار تعریف نکلتی ہے۔ ملک کی حفاظت، اس کے ناموس اور اس کی بڑائی کے لئے رستم کی جانفشانی ملک کی حفاظت کے بارے میں سرداروں اور پہلوانوں کے خیالات ایسے پُر اثر اشعار ہیں۔

جیسے نامۂ رستم بھی اپنے بھائی کے نام زفراد کے خط بھی آئے ہیں -
ان سب کو پڑھیے ، آپ خود بھی ایران اور ایرانیوں کی خدمت کی روح
جو پورے شاہنامے پر چھائی ہوئی ہے ۔ آسانی کے ساتھ محسوس کر سکیں گے
ان اشعار کے پڑھنے کے بعد پڑھنے والا خود بخود اپنے وطن کے
حقوق کی حفاظت اور اس کی خدمت کا عہد کرے گا اور اسی طرح
بے اختیار فردوسی کا ہم آہنگ اور ہم نوا ہو کر پکار اٹھے گا ۔

ــــ چو ایران نباشد تن من مباد بدین بوم و بر زنده یک تن مباد